

## رمضان رحمتوں کا موسم بہار

رحمت خداوندی کا موسم بہار ”شہر رمضان المبارک“ ملت محمدیہ کے سروں پر سایہ نکلن ہے اس وقت ہم اس کے وداعی دور (عشرہ اخیرہ) سے گزر رہے ہیں۔ جسے حضور اقدس ﷺ نے جہنم سے نجات ”عقیق من النار“ کا مرحلہ قرار دیا۔ نامناسب نہ ہوگا۔ اگر رمضان کے روح پرور اور سبق آموز پہلوؤں پر ایک اچھٹی نگاہ ڈالی جائے۔ رمضان کیا ہے؟ انوار و برکات الہی کے فیضان کا مہینہ۔ تجلیات ربانی کا مظہر۔ رحمہائے واسعہ کا ظہور اور نعمہائے متوالیہ کا ابر نیسان۔ رمضان رحیم و کریم کی رحمتوں کا وہ نکتہ عروج ہے جو اپنے جلو میں بے چین و مضطرب انسانیت کیلئے قرآن کریم جیسا نسخہ شفاء اور اکسیر ہدایت لایا اور اسی طرح ماہ رمضان ہی وہ مقدس زمانہ ٹھہرا جس میں رب العالمین نے اسلام جیسی بیش بہا نعمت سے اپنی نعمتوں اور نواہیس کی تکمیل فرمائی۔ رمضان مومنین کے پرمردہ دلوں کیلئے حیات نو کا پیغام اور عباد و مقربین کے لئے جلاء و نکھار کا مہینہ ہے۔ جس میں ذکر و فکر اور بندگی و طاعت کی محفلوں میں تازگی اور فسق و فجور کے ظلمت کدوں میں ویرانی آ جاتی ہے۔ ایمان و تقویٰ کی کھیتیاں لہلہا اٹھتی ہیں اور ظلم و معصیت کی بستیوں ابل جاتی ہیں۔ ماہ صیام الہیس کی بندش و رسوائی اور پراگندہ حال شکسہ خاطر مومنین کی سرفرازی اور سرخروئی کا مہینہ ہے۔ رمضان حدیث یا حدیث کے درد و گمراہی اور رات کی تنہائیوں میں محبوب و مطلوب سے مناجات اور سرگوشیوں کا عہد وصال ہے۔ رمضان جس کی آخر شب میں رب کریم اپنی آغوش رحمت پوری کائنات پوری انسانیت اپنے رب سے ٹوٹی ہوئی انسانیت کے لئے وا کر دیتا ہے۔ اور اپنے مالک حقیقی سے برگشتہ بندوں کو جو بد بخشش کی صلائے عام ہوتی ہے۔ الامن مستغفر فاغفر له، الامن مسترزق فارزقه، الامن مبتلى فاعافيه، الامن الاکذا الاکذا (الحمد یث) ہے کوئی بخشش کا طلبگار کہ میں اسے بخش دوں، ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اس پر خزانہ غیب سے رزق کے دروازے کھول دوں، کوئی مصیبت زدہ ہے جسے میں نعمت عافیت سے پھر اس کے اخطار کا وقت۔۔۔ سبحان اللہ۔۔۔ وہ تو جمال محبوب کے دید و مشاہدہ اور اس کے قرب و تدلی کا وہ مقام معراج ہے کہ فراق و ہجر کے ستر ہزار حجاب بیج سے ہٹ جاتے ہیں۔ گونا گوں سرتوتوں اور اقارب کے لمحات۔۔۔ لصلائم فرحتان فرحة عند فطره و فرحة عند لقاء ربه (الحمد یث) روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک وقت اخطار کی خوشی اور ایک اپنے رب کی زیارت اور وصال کی مسرت۔

غرض رمضان کی ہر رات شب وصال اور ہر دن یوم مشاہدہ جمال ہے۔

ع ہر شب شب قدر مست اگر قدر بدانی

پھر اس میں ایک رات (لیلۃ القدر) ایسی بھی آ جاتی ہے جو عظمت و مرتبت کے لحاظ سے ہزار مہینوں کے برابر ہے جس میں یکبارگی قرآن نازل ہوا جو الروح الامین اور ملائکہ رحمت و سلام کے نزول کی رات ہے جس میں ساری کائنات ”ووالجلال والکبریاہ و معبود کی عظمتوں کے سامنے جھک کر اس کی تسبیح و تہجد میں ڈوب جاتی ہے مگر ایک عاشق زار کیف وصال اور لذت تہائے جمال میں اس قدر گم ہو جاتا ہے کہ وہ اس ہزار ماہ والی رات کو ایک رات بلکہ ایک لمحہ سمجھنے لگتا ہے۔

کان لم یلبثوا الا ساعة من نهار۔ اور صبح صادق کے وقت پکارا مٹتا ہے کہ ۔

حیف در چشم زدن محبت یار آ خر شد روئے گل سیر ندیدم دوبہار آ خر شد

اور ماعرفناک حق معرفتک وما عبدناک حق عبادتک لا احصى ثناء اعلیک انت کما اثنت علی نفمک۔ کاغفہ معجز و قصور اس کی زبان پر ہوتا ہے۔ انا انزلنا فی لیلۃ القدر وما ادراک ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیر من الف شهر تنزل الملائکۃ والروح فیہا باذن ربہم من کل امر سلام ہی حتی مطلع الفجر۔

پھر ایک وقت ایسا بھی آ جاتا ہے کہ آتش قرب اور سوز دروں سے بیتاب ہو کر رضائے مولیٰ کا طلبگار بندہ گھبرا خولیش و اقارب سب کچھ چھوڑ کر اسی کے در پر ڈیرہ جمادیتا ہے اور جب تک رضا و وصال کا ہلال عید چمک نہ جائے یہ بھی آستانہ یار کی چوکھٹ نہیں چھوڑتا۔ سوز و ساز امید و بیم درد و تڑپ اضطراب اور التجا اور تقلیل طعام کے بعد قطع کلام و منام اور ترک تعلقات کے اس چلہ کو ہم اعکاف سے یاد کرتے ہیں۔ پھر وہ رمضان ہی کے ساعات کیمیا اثر ہیں جن کی تاثیر سے ہماری حقیر سی نیکی عمل قلیل اور بضائع مزاجہ اخلاص و احتساب کی آمیزش سے جبل احد جتنا مقام پالیتی ہے ہمارے نوافل فرض اور فرض ستر فرائض کے برابر ہو جاتے ہیں۔ پھر یہ اجر و ثواب خود باگاہ ایزدی سے براہ راست ملتا ہے۔ آلا الصوم فانه لی وانا اجزی بہ۔ کہ اس کی یہ بھوک و پیاس یہ پڑمردگی یہ ربودگی صرف اسی کے لئے تو ہے اور اسی ہی کے علم میں ہے۔ کسی غیر کی رضامندی یا ریا اور شہرت کا اس میں شائبہ بھی نہیں۔ پھر اس شہر مسعود کے یہ برکات و انوار قہقی نہیں بلکہ ایک مسلمان کی ساری زندگی اس کی بدولت ایمان و احسان کے سانچے میں ڈھل سکتی ہے۔ بشرطیکہ رمضان کے فضائل و برکات اور ایمان آفرین نتائج نگاہوں کے سامنے رہیں اور صوم کی یہ عبادت ہر قسم کے مکررات و فواحش قول و زور بے ہودہ مجالس غیبیہ اور گالی گلوچ، ریا و عجب غرض تمام برے افعال کی آلائش سے پاک رہے کہ جب حلال سے پرہیز ہے تو حرام میں مجالس نہیں۔ اور اگر یہ ایمان و احسان سے خالی اور ذنوب و آحام

سے محفوظ نہیں۔ تو یہ تو نری بھوک و پیاس ہے جس سے اللہ تعالیٰ کوئی سروکار نہیں رکھتا۔ (البخاری)  
اور کتنے صائم النہار و قائم اللیل ہیں کہ جتنے پلے بجز پیاس اور مفت کی جگائی کے اور کچھ نہیں پڑتا۔ (الدارمی)  
روزہ صرف کھانے پینے سے رککنے کا نام نہیں بلکہ تمام بیہودہ اور بے حیائی کی باتوں سے دستبردار ہونے کا نام ہے۔ (المحدث)

روزہ تو گناہوں اور جہنم کی آگ سے بچانے والی ایک ڈھال ہے جب تک روزہ دار اس کو جھوٹ اور غیبت سے چھینڈ نہ ڈالے (نسائی وغیرہ)

یہ مہینہ سراپا وعظ و نصیحت ہے اور اس کا ہر پہلو صد ہا نصیحتوں سے لبریز ہے۔ یہ مہینہ صبر کی تلقین کرتا ہے کہ اللہ کے حکم سے ہم نے لڈائڈ و شہوات کو ترک کر دیا۔ اس طرح مومن کی ساری زندگی منکرات و فواحش اور منہیات سے صبر و گریز کی آئینہ ہوگی۔ یہ مہینہ ہمیں جہاد سکھاتا ہے کہ نفس تو عدوا کبر اور اس کا مقابلہ جہاد اکبر ہے۔ اور جب مسلمانوں نے روزہ سے نفس پر فتح پانے کا ملکہ حاصل کر لیا تو عدوا صغیر کافر و مشرک کی شکست تو آسان بات ہے۔ یہ مہینہ ہمیں بھوک و پیاس کا احساس دلا کر باہمی ہمدردی، ایثار و اتفاق اور غریب پروری کا سبق دیتا ہے اس لحاظ سے حضورؐ نے اسے شہر مواساۃ کہا، یعنی غنوارگی کا مہینہ۔ ”جو خدا کے کسی بندہ پر آسائش لائے اسے کھانا کھلائے یا صرف دودھ کی لسی یا کھجور کے دانہ اور پانی کے گھونٹ سے افطاری کرادے تو اس کی آگ کی مستحق گردن جہنم سے نجات پالے گی۔ اور اسے جنت کا پروانہ مل جائے گا۔ جس روزہ دار نے کسی بندہ خدا کو کرا یا غریب کا بوجھ ہلکا کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی گردن سے گناہوں کا بوجھ اتار دے گا۔“ (المحدث عن سلمان الفارسی)۔

غرض یہ شہر رمضان کیا ہے؟ سراپا نور و رحمت، سراپا خیر و برکت، تہذیب نفس، تنقیح اخلاق، اصلاح اعمال، مجاہدہ و ریاضت کا مہینہ اور ملکوتی صفات کو حیوانی عادات پر غالب کرنے اور جلاء باطن اور تزکیہ روح کا موسم بہار۔ کتاب مبین ”قرآن کریم“ کے پیش کردہ نصاب و نظام کی عملی ٹریننگ کے ایام تاکہ تم میں قرآنی زندگی پیدا ہو۔

يا ايها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون۔

شہراولہ رحمة..... وارسطہ، مغفرة..... و آخرہ، عتق من النار

والله يقول الحق وهو يهدي السبيل

بجلی